

## 4 زراور بینکاری

### 4.1 عمومی جائزہ

مالی سال 2008ء کے لیے گرائی و خام ملکی پیداوار کی نمو ہاس 4.1: مالی سال 2008ء میں زری پالیسی کو لاحق اہم خطرات اور اسٹیٹ بینک کا رد عمل کے مقررہ اہداف اور جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کی زری پالیسی میں بیان کردہ خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے یکم اگست 2007ء سے اپنی زری پالیسی کو مزید سخت کر دیا (دیکھئے ہاکس 4.1)۔ تاہم کی گئی ہے:

- ☆ بلند اور تغیر پذیر ملکی غذائی گرائی اور وسیع تر معیشت پر اس کے دورانی کے اثرات کی منتقلی
- ☆ تیل کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ملکی گرائی تک اس کے اثرات کی ترسیل
- ☆ بیرونی ماکاری کی وصولیوں میں تاخیر کے باعث مالیاتی خسارے کی ممکنہ تسلیک
- ☆ مالی سال 2007ء کے دوران زری 2 کی نمو میں 19.3 فیصد کی غیر معمولی نمو کے اثرات
- ☆ مندرجہ بالا چیلنجز اور خطرات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد زری اور دیگر اقدامات کیے ہیں:
- ☆ پالیسی ریٹ میں 50 بیس پوائنٹس کا اضافہ جو یکم اگست 2007ء سے نافذ العمل ہو گیا
- ☆ حکومت کو سفارشات دی گئیں کہ وہ مالی سال 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو 62.3 ارب روپے واپس کر دے اور
- ☆ برآمد کنندگان کو نو ماکاری کے لیے رعایتی قرضوں کو محدود کرنا

آنے والی تیزی شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران نہ صرف گرائی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہو گیا بلکہ معاشی استحکام کو لاحق خطرات بھی معقول حد تک بڑھ گئے ہیں۔ ان خطرات کی عکاسی مالیاتی اور بیرونی حسابات میں خسارے کی بلند سطح سے بھی ہوتی ہے، جو کہ زری پالیسی فریم ورک میں دیے گئے تخمینوں سے کہیں زیادہ ہے۔ معاشی عدم توازن کی ابتصر صورتحال سے معیشت میں مسلسل اور مستحکم مجموعی طلب کی نشاندہی ہوتی ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اور غیر متوقع اضافے کی وجہ سے متعدد اجناس (تیل، تانبا، ایلومینیم، گندم، پام آئل اور کیمیائی کھاد وغیرہ) کی قیمتیں تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں۔ اشیائے صرف میں عمومی اور خصوصاً غذائی گرائی میں اضافے کی وجہ سے پوری معیشت پر گرائی کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔

اسی طرح تیل کی عالمی قیمتوں میں متوقع اضافہ<sup>1</sup> بھی ملکی گرائی کو خاطر خواہ حد تک بڑھانے کا باعث بنا ہے۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup> اگرچہ زری فریم ورک میں عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں پر دباؤ کو مد نظر رکھا گیا تھا، تاہم تیل کی قیمتوں میں توقعات سے کہیں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

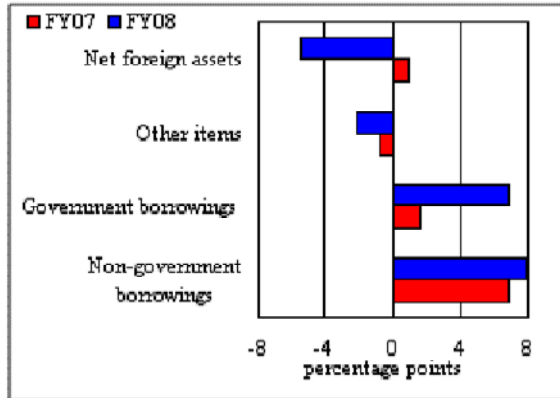
<sup>2</sup> حکومت نے کچھ پیٹرولیم مصنوعات (پیٹرول اور ڈیزل) کی قیمتوں کو محدود کر کے تیل کی قیمتوں میں عالمی سطح پر ہونے والے اثرات سے معیشت کو محفوظ رکھا ہے، تاہم زیادہ تر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں اور ماخوذیات کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کیا جاتا۔

جدول 4:1: خسارے کی مالکاری (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے	میں 07ء	میں 08ء
خسارہ	169	356.3
مالکاری		
بیرونی	96.2	68.0
ملکی	72.7	288.3
غیر بینکی	25.3	58
بینک	31.5	228.6
نچکاری وصولیاں	15.9	1.7

رسد کی فراہمی اور منڈی کے مسائل کی وجہ سے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کو مالیاتی و انتظامی اقدامات کے ذریعے کم کیا جاسکتا ہے۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ثانوی اثرات نظر آنا شروع ہو گئے ہیں۔ لہذا غذائی اشیاء کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے ان کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ سخت زری پالیسی کو جنم دیتا ہے کیونکہ اس کے بغیر عمومی گرانہ کی سطح خاطر خواہ حد تک بلند ہو سکتی ہے۔

بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ اور اس کی مالکاری بھی مالی سال 2008ء کے زری پالیسی فریم ورک کے لیے شدید مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔<sup>3</sup> معیشت میں مجموعی طلب کے دباؤ میں اضافے کے علاوہ ملکی ذرائع سے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے نتیجے میں مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ یہ قرض گیری زیادہ تر گرانہ کے رجحان کی حامل ہوتی ہے۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے زری پالیسی بیان میں حکومت سے 62.3 ارب روپے کی خالص واپسی کی سفارش کی گئی تھی تاہم اس کے برعکس جولائی تا دسمبر 2008ء میں اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری بڑھ کر 359.3 ارب روپے ہو گئی۔ میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے ہونے والا اضافہ یکم مارچ مالی سال 2008ء کی مدت تک زری کی 17.6 فیصد سال بسال نمو کی بلند سطح کا اہم سبب ہے (دیکھئے شکل 4.1)۔



اسٹیٹ بینک کے لیے یہ امر تشویش کا باعث ہے کیونکہ زری کی نمو کی بلند سطح آنے والے مہینوں میں معیشت میں طلب کے دباؤ میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے۔

حکومتی قرض گیری کے مقررہ حد سے تجاوز کا ایک اہم سبب بیرونی مالکاری سے آمد سرمایہ میں کمی بھی ہے۔<sup>4</sup> تاہم یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران مالیاتی خسارہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاطر خواہ بلند سطح پر رہا ہے (دیکھئے جدول 4.1) اور اگر موجودہ رجحان برقرار رہا تو پورے مالیاتی سال کا خسارہ مقررہ ہدف سے تجاوز کر سکتا ہے (جو کہ جی ڈی پی کا 4 فیصد ہے)۔<sup>3</sup>

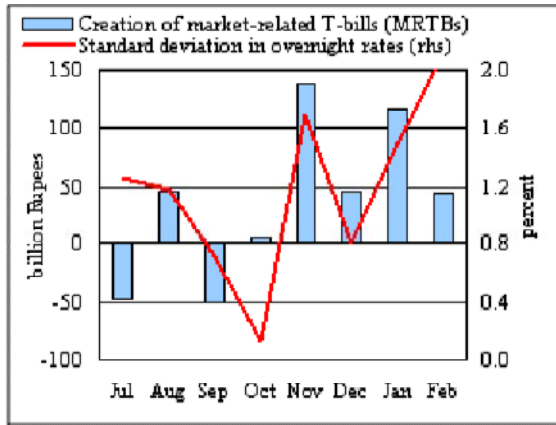
<sup>4</sup> ملکی سیاسی حالات کے باعث غیر یقینی صورتحال اور عالمی منڈیوں میں جاری رہن منڈی کے بحران کے نتیجے میں نچکاری کا عمل تاخیر کا شکار ہو گیا ہے (عالمی امانتی وصولیوں کے ذریعے)۔

(الف) مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری میں اضافہ بیرونی ماکاری میں کمی کی نسبت کہیں زیادہ ہے اس لیے (ب) اگر بیرونی ذرائع سے مقررہ ماکاری حاصل ہو جائے اور حکومت اس رقم کو مرکزی بینک کی میزانیہ قرض گیری واپس کرنے کے لیے استعمال کرے، تب بھی میزانیہ خسارے کی تسلیک کی بلند سطح کے نتیجے میں پیدا ہونے والے زرفاضل میں کمی ممکن نہیں ہوگی۔<sup>5</sup> دوسرے لفظوں میں اگر حکومت زری نمو میں چاہتی ہے تو اسے اپنے مالیاتی خسارے کو کم کرنا ہوگا۔

مرکزی بینک سے اضافی قرض گیری کے باعث اسٹیٹ بینک کے لیے سیالیت کے انتظام میں بھی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں (جس کی عکاسی شبینہ زخوں میں تغیر پذیری کی بلند سطح سے ہوتی ہے) (دیکھئے شکل 2.4)۔<sup>6</sup> حکومت کی غیر متوقع قرض گیری کی وجہ سے سیالیت بڑھنے کے نتیجے میں پالیسی ریٹ میں اضافے کے اثرات کی خردہ زخوں تک ترسیل بھی کمزور ہو گئی ہے (کابور کی نرم روی یہ بات ظاہر کرتی ہے)۔<sup>7</sup> مالیاتی خسارے کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ جاری حسابات کا فرق بھی بڑھ رہا ہے۔<sup>8</sup> ملک کے بیرونی کھاتے کی صورتحال میں غیر متوقع اتتری اسٹیٹ

بینک کے لیے چیلنج تھی کیونکہ جاری حسابات کے خسارے میں مسلسل اضافے سے مجموعی طلب کے دباؤ کی بلند سطح کی عکاسی ہوتی ہے اور اس کی ماکاری سے معاشی استحکام کی پائیداری کے متعلق سوالات جنم لیتے ہیں۔ لہذا مذکورہ مسائل حل کرنے کے لیے مناسب اقدامات نہ کیے گئے تو معیشت کی اقتصادی نمو پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔<sup>9</sup> بیرونی حسابات میں خسارے کے شرح مبادلہ پر اثرات معیشت میں گرانی کے دباؤ اور غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

شکل 4.2: ایم آر ٹی بیلز اور شبینہ سود



<sup>5</sup> اگر حکومت نے بیرونی ماکاری کو استعمال کرتے ہوئے مرکزی بینک کے قرضہ جات کو واپس کر دیا تو یہ صرف اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں کو اس کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں تبدیل کرنے کے مترادف ہوگا تاہم زربنیاد پر اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا۔ اس طرح مرکزی بینک اور دیگر ذرائع سے میزانیہ قرض گیری کے یکساں زری اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

<sup>6</sup> جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران موثر مطلوبہ نقد محفوظ بھی منڈی کی سیالیت میں اضافے کا باعث بنی ہے۔ مرکزی بینک سے حکومت کی اضافی قرض گیری نے متعدد اثرات کو زائل کر دیا جن میں (الف) غیر حکومتی امانتوں کی نمو میں کمی (ب) برآمدی نو ماکاری کے ذریعے سیالیت میں اضافے کی پست سطح (ج) خالص غیر ملکی زرمبادلہ کا اخراج جس سے جاری حسابات کے خسارے کی عکاسی ہوتی ہے۔ (د) اسٹیٹ بینک کی جانب سے منڈی کی اعانت اور (ه) منجی شعبے میں قرضہ جات کی مستحکم طلب۔

<sup>7</sup> اگست تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران ششماہی کابور میں 26 ٹیسس پوائنٹس کی کمی ہوئی۔

<sup>8</sup> جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 47.1 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کی مدت میں یہ 4.8 فیصد رہا ہے، جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے 3.6 فیصد کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے۔

<sup>9</sup> ادائیگیوں کے توازن میں مشکلات کے باعث طویل مدتی اقتصادی نمو متاثر ہو سکتی ہے۔ مثلاً برآمدات کی نمو میں اضافہ درآمدات کی بلند طلب کی ماکاری کا ایک بڑا اور پائیدار ذریعہ ہے۔ ادائیگیوں کے توازن میں تاپائیدار خسارے سے اقتصادی نمو پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ اس سے درآمدات کی طلب کو محدود کرنا پڑتا ہے (درآمدات کی طلب ملکی معیشت میں اقتصادی سرگرمیوں سے پیدا ہوتی ہے)۔

دستیاب شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلیل مدت کے دوران بیرونی کھاتے کے دباؤ میں کمی کا کوئی امکان نہیں ہے۔<sup>10</sup> صورتحال میں بہتری کے لیے فوری طور پر پالیسی اقدامات کی ضرورت ہے جن کا مقصد زری و مالیاتی پالیسیوں کے ذریعے اخراجات میں کمی ہونا چاہیے۔<sup>11</sup> تاہم چونکہ توسیعی مالیاتی پالیسی ہی جاری حسابات کے خسارے<sup>12</sup> کی بلند سطح کا ایک اہم سبب ہے لہذا ایسے میں بیرونی حسابات کے دباؤ میں کمی کی زیادہ ذمہ داری زری پالیسی پر آن پڑتی ہے۔<sup>13</sup>

بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن کے نتیجے میں معیشت میں گرانی کے دباؤ میں مزید اضافے کا امکان ہے (جیسا کہ قوزی گرانی کے مسلسل بڑھنے سے عیاں ہے) اور اس کے نتیجے میں درمیانی تا طویل مدت کے دوران پاکستان کی اقتصادی نمو کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس لیے، اسٹیٹ بینک نے صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے جارحانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے اپنے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں مزید 50 بیس پوائنٹس کا اضافہ کر کے اسے 10.5 فیصد کر دیا ہے جبکہ بینکاری نظام کے مطلوبہ نقد محفوظ کی جاری امانتوں پر 100 بیس پوائنٹس بڑھا دیے گئے۔ یہ اضافہ یکم فروری 2008ء سے نافذ العمل ہوا۔

زری پالیسی قیمتوں کی مستحکم یا پست سطح کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے اور گرانی کی قابل پیش گوئی شرح کی مدد سے ہی طویل مدتی اقتصادی نمو میں بہتر کردار ادا کر سکتی ہے (دیکھئے باکس 4.2)۔<sup>14</sup> درمیانی مدت کے دوران مستحکم قیمتوں سے بھی پیداوار میں اتار چڑھاؤ کو اعتدال پر لانے میں مدد ملتی ہے۔ وسیع ہوتا ہوا معاشی عدم توازن ایک چیلنج ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں نہ صرف گرانی کے دباؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اقتصادی نمو کے امکانات کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

طویل مدت میں نمو کی بلند سطح کو حاصل کرنے کے لیے گرانی کی پست اور مستحکم سطح بے حد ضروری ہے اور یہ زری و مالیاتی پالیسی کی ہم آہنگی کے لیے سنگ بنیاد کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔ اس لیے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ حکومت اپنے مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری لاتے ہوئے زری پالیسی فریم ورک کی سفارشات کے مطابق مرکزی بینک سے لیا گیا قرض واپس کر دے۔ بصورت دیگر، گرانی کی پست اور مستحکم سطح کے حصول کے لیے درکار وقت میں توسیع ہو سکتی ہے، جس کے نتیجے میں دیگر اقتصادی منتظمین کے لیے صورتحال سے مطابقت کی لاگت بڑھ جائے گی۔

<sup>10</sup> امریکی معیشت میں ناگزیر سست روی اور دیگر برآمدی منڈیوں تک اس کے اثرات کی ترسیل کے ساتھ ساتھ ملک میں توانائی کی قلت کے باعث برآمدات کی نمو میں کمی کا امکان ہے۔ عالمی منڈیوں میں اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی وجہ سے درآمدی بل بھی بڑھ سکتا ہے۔

<sup>11</sup> چونکہ زری اور مالیاتی پالیسیاں جاری حسابات کے خسارے کا اہم تقابلی عامل ہوتی ہیں (دیکھئے باکس 7.2، سالانہ اقتصادی جائزہ برائے مالی سال 2007ء اسٹیٹ بینک آف پاکستان) اس لیے جاری حسابات کے خسارے کی درستگی کے لیے اختیار کی جانے والی سخت زری پالیسی کے ساتھ ساتھ مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری بھی آنی چاہیئے۔

<sup>12</sup> تیل کی عالمی قیمتوں کے اثرات کو ملکی صارفین تک براہ راست منتقل نہ کرنے کے حکومتی فیصلے کے یہ مضمرات ہیں: (1) پیٹرولیم مصنوعات کے لیے ملکی طلب برقرار رہی ہے، اس لیے عالمی منڈیوں میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے زیادہ اثرات اس پر مرتب نہیں ہوئے (2) تیل کی عالمی قیمتوں کے اثرات کو صارفین تک براہ راست منتقل نہ کرنے کے حکومتی فیصلے سے تیل کی مصنوعات کی درآمدات قیمتوں کے باعث متاثر نہیں ہوئیں۔ جس کے نتیجے میں ملک میں طلب کا دباؤ برقرار رہا ہے۔

<sup>13</sup> یہ توقع ہے کہ (الف) زری سخت گیری کے باعث ملک میں طلب کے دباؤ میں کمی سے درآمدات کی طلب میں کمی ہوگی (ب) گرانی کے دباؤ میں اعتماد سے برآمداتی اشیاء کی عالمی قیمتوں کی مسابقت کی صورتحال بہتر ہوگی اور (ج) معاشی استحکام کے حصول کے عزم کی وجہ سے معیشت کو درپیش خطرات میں کمی آئے گی اور قرضوں کی قدر بھی بڑھے گی۔ اس طرح بیرونی ماکاری میں دشواریاں کم ہو جائیں گی۔

<sup>14</sup> مثلاً، قیمتوں کے اظہاریوں میں استحکام سے معیشت میں وسائل کو بہتر انداز میں مختص کرنے میں مدد ملتی ہے۔

#### باکس 4.2: قیمتوں میں استحکام اور اقتصادی نمو

قیمتوں میں استحکام سے نہ صرف طویل مدت میں جی ڈی پی کی نمو اور روزگار کے مواقع کی فراہمی میں مدد ملتی ہے بلکہ اس سے درمیانی مدت میں پیداوار اور روزگار میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو اعتدال میں رکھنا ممکن ہوتا ہے۔

اولاً، قیمتوں کی پست اور مستحکم سطح کے باعث کارپوریٹ شعبے کو ایسے ماحول کی فراہمی ممکن ہو جاتی ہے جس میں اقتصادی منتظمین ملکی کرنسی کی قوت خرید میں غیر متوقع طور پر ہونے والی تبدیلیوں سے خوفزدہ ہوئے بغیر اپنے فیصلے کر سکتے ہیں۔ قیمتوں کی بلند اور تغیر پذیر سطح قیمتوں کی میکا نیت کے اثرات کو متاثر کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے صارفین اور پیدا کار رسد و طلب کی وجہ سے قیمتوں میں ہونے والی تبدیلیوں میں امتیاز کرنے یا عمومی گرانے کے متعلق الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح، اس پیچیدہ صورتحال کے نتیجے میں گرانے کی بلند سطح منڈی کی معیشت کی موثر کارکردگی کو متاثر کرتی ہے جبکہ اقتصادی منتظمین کے لیے منافع کا حصول مزید دشوار ہو جاتا ہے کیونکہ انہیں اپنے زیادہ تر وسائل کو بلند گرانے سے متعلقہ خطرات سے نمٹنے پر صرف کرنا پڑتا ہے۔

دوئم یہ کہ بعض حالیہ تجرباتی جائزوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ قیمتوں کی پست اور مستحکم سطح نہ صرف اقتصادی نمو اور روزگار کے مواقع کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے بلکہ اس سے قلیل اور درمیانی مدت میں پیداوار اور روزگار کے وسیع تر استحکام کو یقینی بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔<sup>15</sup> مزید برآں، طویل مدت میں قیمتوں کا استحکام اقتصادی منتظمین کے لیے پست، مستحکم اور گرانے کی بہتر توقعات کا باعث بنتا ہے، جس سے مرکزی بینک کو وسیع تر معیشت میں پائی جانے والی مختلف خرابیوں کو درست کرنے کی آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔

سوم یہ کہ عمومی طور پر کسی بھی معیشت میں شرح سود کی تغیر پذیر گرانے کی توقعات میں ہونے والی تبدیلیوں سے متاثر ہوتی ہے کیونکہ قرضہ دینے والے اپنے فیصلے کرتے وقت اصل رقم کی قوت خرید کے متعلق نقصان کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ جب گرانے کی توقعات پست ہوں تو زرمیں لگان کی لاگت قوت خرید کی فرسودگی کے پست نرخ کے باعث خود بخود کم ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں معیشت میں شرح سود بھی کم ہو جاتی ہے۔ مزید برآں، مستحکم قیمتوں کی وجہ سے نہ صرف طویل مدتی بانڈز اور وثیقہ جات کو رکھنے کے خطرات کم ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے قرضہ دینے والے کے لیے اس خطرے کو مول لینے کا پرمیٹ بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کم ہوتی شرح سود کے حالات پیدا ہوتے ہیں، جس سے نجی شعبے کے لیے سرمایہ کاری کے وسیع تر امکانات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

حکومتی قرض گیری کو محدود کرنا بھی بے حد ضروری ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرر کی نمو کو اس کے 13.7 فیصد کے مقررہ ہدف تک رکھنے کی جارحانہ کوششوں کے نتیجے میں نجی شعبے کے لیے قرضوں میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اب تک ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوئی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 11.7 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ جاری سرمائے کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ (1) قیمتوں کے تصفیے میں تاخیر کی وجہ سے آئی پی بیز اور تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیاں (اوائیم سیز) اپنی جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکاری ذرائع سے رجوع کر رہی ہیں (2) ملکی و عالمی منڈیوں میں خام مال کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ انہی وجوہات کی وجہ سے کارپوریٹ شعبے کے قرضوں کی طلب بڑھ گئی ہے۔

متعدد صنعتوں میں اگرچہ معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی طلب میں اعتدال آیا ہے جو ان صنعتوں کے پھیلاؤ کی دلیل ہے۔ مگر بہت سی صنعتیں غیر ملکی سرمایہ کاری و قرضے اور قرضہ جاتی آلات استعمال کر رہی ہیں۔

#### 4.2 زری جائزہ

جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران زری مجموعوں میں سست روی کا رجحان رہا اور وہ 7.1 فیصد ہو گئے جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی

<sup>15</sup> مزید تفصیلات کے لیے Bernanke, B.S (2006) "Benefits of Price Stability" Center for economic policy studies, Princeton University, Princeton

مدت میں یہ 8.7 فیصد رہے تھے (دیکھئے جدول 4.2 زری جائزہ (جولائی تا یکم مارچ)				
ارب روپے				
مجموعی رقم				
مئی 2008ء	مئی 2007ء	مئی 2008ء	مئی 2007ء	عمو
30.0	6.8	277.7	57.3	حکومتی قرض گیری
36.6	13.1	296.6	94.0	برائے اعانت میزانیہ
104.2	6.4	359.3	25.6	اسٹیٹ بینک
-13.5	21.8	-62.8	68.4	جدولی بینک
-18.4	-33.9	-18.2	-36.5	اجناسی سرگرمیاں
12.4	10.6	320.5	232.3	غیر حکومتی شعبے کے قرضہ جات
11.7	11.2	289.3	237.0	فجی شعبہ
39.1	-8.3	31.5	-5.0	پنیا ایس ایز کے قرضہ جات
20.3	8.3	-86.0	-25.2	دیگر (خالص)
10.2	-22.5	-21.0	44.2	اسٹیٹ بینک
29.9	63.4	-65.0	-69.4	جدولی بینک
16.6	9.7	512.3	264.3	خالص ملکی اثاثے
223.9	32.0	337.4	69.6	اسٹیٹ بینک
6.0	7.8	174.9	194.7	جدولی بینک
-22.7	4.6	-223.4	31.4	خالص غیر ملکی اثاثے
-18.1	5.3	-142.4	30.1	اسٹیٹ بینک
-41.2	1.1	-81.1	1.3	جدولی بینک
7.1	8.7	288.8	295.8	زری
17.6	14.0			زری 2 کی سال ب سال نمو

یکم مارچ مالی سال 2008ء تک زری 2 کی نمو 17.6 فیصد کی سال ب سال بلند سطح پر آگئی جبکہ تین مارچ مالی سال 2007ء پر یہ 14 فیصد رہی تھی۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران زری 2 کی نمو کے 13.7 فیصد مقررہ ہدف کا حصول مرکزی بینک کے لیے ایک بڑا چیلنج ہوگا۔

#### 4.2.1 خالص غیر ملکی اثاثے

جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں 223.4 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی ہے جبکہ اس کے مقابلے

میں گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران 31.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی کی وجوہات میں ملک میں سیاسی عدم استحکام، عالمی منڈیوں میں اجناس کی قیمتوں پر دباؤ اور امریکی معیشت میں رہن منڈی بحران کے عالمی اثرات شامل ہیں۔<sup>16</sup>

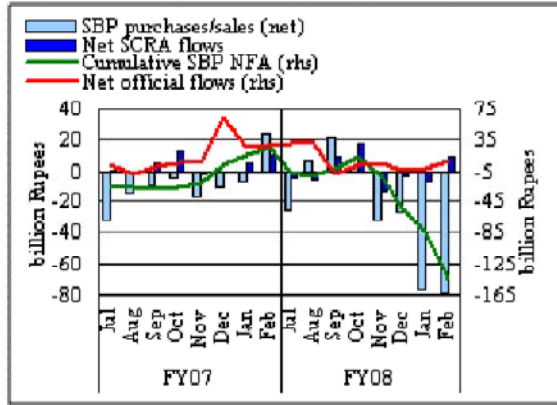
بینکاری نظام میں جدولی بینکوں کی نسبت اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثہ جات میں زیادہ تخفیف ہوئی ہے۔ اس کے اہم اسباب میں عالمی امانتی وصولیوں کے اجرا میں تاخیر، نقل و حمل میں معاونت کی وصولیوں کا نہ ملنا اور تیل کی ادائیگیوں کے ایک حصے (ایسی صورتحال میں جب تیل کی قیمتیں تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں) کے لیے غیر ملکی زرمبادلہ فراہم کرنے کا اسٹیٹ بینک کا فیصلہ شامل ہیں (دیکھئے شکل 4.3)۔<sup>17</sup>

<sup>16</sup> ملک کے سیاسی مسائل کے نتیجے میں برآمدات میں سست روی، غیر ملکی اثاثوں کا اخراج اور نجکاری میں تاخیر ہوئی ہے۔ امریکی معیشت میں رہن منڈی کے بحران کی وجہ سے عالمی مالیاتی منڈیوں میں سیالیت کے مسائل کے باعث بیرونی مالکاری کا حصول مزید دشوار ہو گیا ہے۔ اسی طرح، اہم بیرونی منڈیوں میں اقتصادی سست روی کے باعث بھی پاکستانی برآمدات کی طلب میں کمی آئی ہے۔

<sup>17</sup> جولائی تا فروری مئی 2007ء میں اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں ادبی ڈی سی ایل کی عالمی امانتی وصولیوں کے اجرا سے حاصل ہونے والے 731 ملین ڈالر بھی شامل ہیں۔

اسی طرح جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں

میں بھی جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 81.1 ارب روپے کی خالص کمی ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت کے دوران اس میں 1.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ کارکنوں کی ترسیلات زر<sup>18</sup> میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی (دیکھئے شکل 4.4 الف) اور نجی غیر ملکی قرضہ جات<sup>19</sup> میں سست روی جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی کے پس پردہ اہم عوامل رہے ہیں۔<sup>20</sup>



روپے اور غیر ملکی کرنسی کے قرضہ جات پر بلند ہوتی شرح سود کے تفرق اور درآمد کنندگان کی جانب سے تجارتی مالکاری کے نتیجے میں جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.4 ب)۔ جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران تجارتی شعبے نے 26.7 ارب روپے مالیت کے غیر ملکی کرنسی پر مبنی قرضے حاصل کیے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 17.9 ارب روپے رہے تھے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اقامتی غیر ملکی کرنسی امانتوں (RFCDS) میں 25.3 ارب روپے کے اضافے کے باوجود جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں آر ایف سی ڈیز میں صرف 1.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اگر آر ایف سی ڈیز میں یہ اضافہ نہ ہوتا تو جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں اس سے کہیں زیادہ کمی واقع ہو سکتی تھی۔

#### 4.2.2 خالص ملکی اثاثے

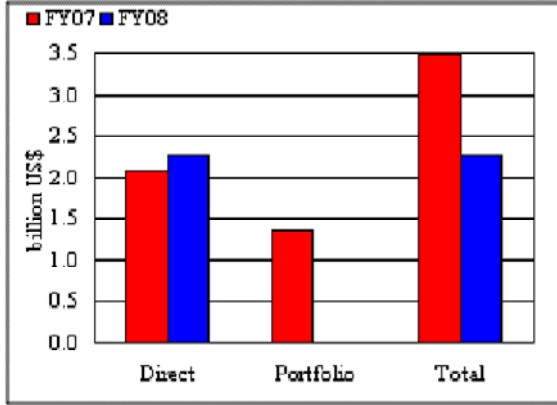
بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری میں خاطر خواہ اضافے کے باعث جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران خالص ملکی اثاثوں میں 16.6 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں نمو 9.7 فیصد تک رہی تھی۔ تاہم جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء میں نجی شعبے کے قرضہ جات کی نمو 11.7 فیصد تک رہی جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران 11.2 فیصد کی نمو کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہے۔

<sup>18</sup> جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر بڑھ کر 14.1 ارب ڈالر ہو گئی ہیں جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں یہ 13.4 ارب ڈالر رہی تھیں۔

<sup>19</sup> نجی غیر ملکی قرضہ جات میں خاصی سست روی دیکھی گئی ہے اور معیشت کو جولائی تا جنوری مہ 2008ء کے دوران اس زمرے میں صرف 127 ملین ڈالر حاصل ہو سکے۔ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ 191 ملین ڈالر تک رہے تھے۔

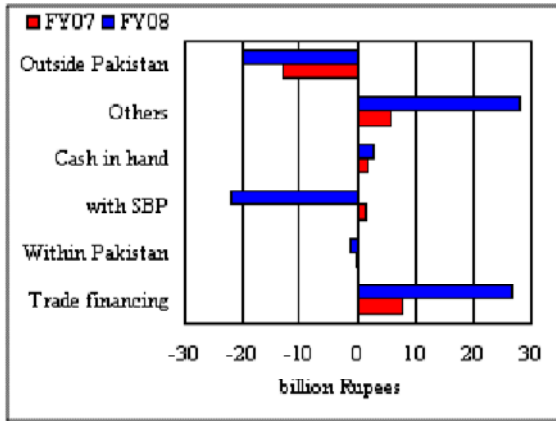
<sup>20</sup> جولائی تا فروری مالی سال 2007ء میں جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں ایک بینک کی جانب سے جاری کردہ عالمی امانتی وصولیوں کے ساتھ ساتھ ٹیلی کام شعبے کے ایک کارپوریٹ کی طرف سے جاری ہونے والے غیر ملکی کرنسی کے بانڈ بھی شامل ہیں۔

شکل 4.4 الف: غیر ملکی سرمایہ کاری (جولائی تا جنوری)



جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران سرکاری شعبے کے اداروں (PSEs) کے قرضوں کا بھی خالص ملکی اثاثوں کو بڑھانے میں اہم حصہ رہا ہے اور اس میں 39.1 فیصد کی نمو ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 8.3 فیصد کی منفی نمو ریکارڈ کی گئی تھی۔ سرکاری اداروں کے قرضوں کی خاطر خواہ نمو کے پس پردہ عوامل میں ایک سرکاری آنل مارکیٹنگ کمپنی (OMC) کے تیل کی قیمتوں<sup>21</sup> کے تصفیے میں تاخیر اور بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کو قرضے فراہم کرنا شامل ہیں۔

شکل 4.4 ب: الف ای۔ 25 کا استعمال (جولائی تا فروری)



حکومت کی میزانیہ قرض گیری جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری بڑھ کر 296.6 ارب روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ 94 ارب روپے رہی تھی۔ اس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ رواں مالی سال کے ابتدائی آٹھ مہینوں کے دوران حکومت نے بینکاری نظام کے لیے 131 ارب روپے کے مقررہ سالانہ ہدف سے 165.6 ارب روپے زائد حاصل کیے ہیں۔

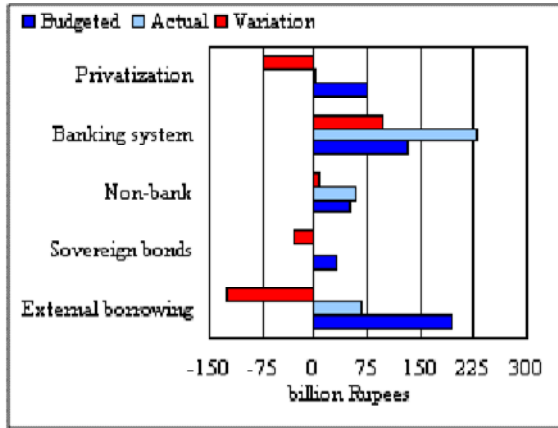
بینکاری نظام سے حکومت کی مقررہ ہدف سے زائد قرض گیری کی متعدد وجوہات میں (1) ٹیکس وصولیوں کی نمو میں سست روی (2) حکومتی اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ (3) میزانیہ مالکاری کے لیے توقع سے کم بیرونی ذرائع سے آمد سرمایہ اور (4) نقل و حمل میں معاونت سے حاصل ہونے والے فنڈز<sup>22</sup> میں کمی شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں بینکاری اور غیر بینکاری، دونوں ذرائع سے حکومتی قرض گیری میں خاصا اضافہ ہو گیا (دیکھئے شکل 4.5)۔ تاہم زری پالیسی کے لیے یہ امر باعث تشویش ہے کہ حکومت نے بھاری مقدار میں قرض گیری کے لیے اسٹیٹ بینک پر

<sup>21</sup> تیل کی عالمی قیمتوں اور ملکی صارتی قیمتوں کے درمیان تفرق ہے۔

<sup>22</sup> پاکستان کو جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران نقل و حمل میں معاونت کی مدد میں 281.7 ملین ڈالر ملے جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں 722 ملین ڈالر حاصل ہوئے تھے۔



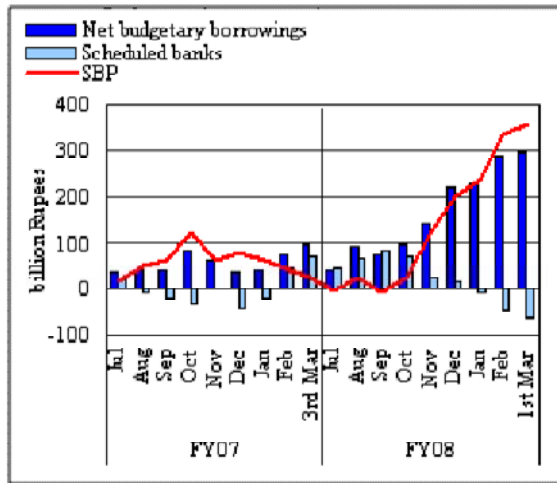
شکل 4.5: حکومتی مالکاری (جولائی تا دسمبر)



جدول 4.3: اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودے (جولائی تا فروری)

آمد	انجذاب
47.0	658.4
68.4	718.4

شکل 4.6: بینکاری نظام سے خالص میزانیہ قرض گیری (مجموعی)



زیادہ انحصار کیا ہے۔ ایسی صورتحال سے گرائی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کی توقعات مزید ابتر ہو سکتی ہیں۔ دوسری جانب حکومت نے جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کو 62.8 ارب روپے واپس کیے ہیں (دیکھئے شکل 4.6)۔

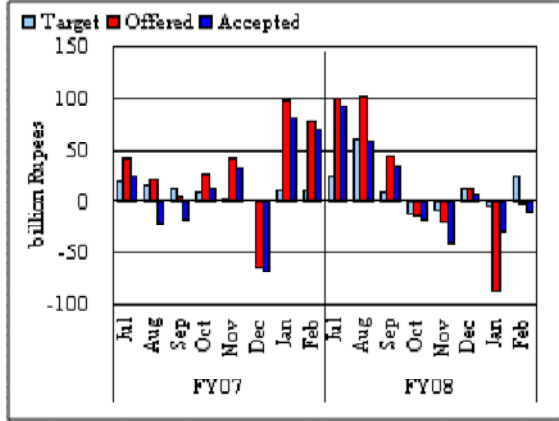
یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے جدولی بینکوں سے بھاری قرض گیری کی تھی۔ تاہم دوسری سہ ماہی اور اس کے بعد کمرشل بینکوں کی ٹریڈری بلز کی نیلامیوں<sup>23</sup> میں عدم دلچسپی کے باعث یہ رجحان بالکل تبدیل ہو گیا ہے، جس سے ممکنہ طور پر نجی شعبے کے قرضہ جات کی مستحکم عمومی طلب (اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کے قرضہ جات پر پرکشش منافع بھی شامل ہے) اور غیر حکومتی امانتوں کی پست نمو کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی کی زری پالیسی میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق توقعات نے بھی حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں جدولی بینکوں کی شرکت کو محدود کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔<sup>24</sup> نتیجتاً جدولی بینکوں نے مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹریڈری بلز سے گریز کرتے ہوئے ان میں سرمایہ کاری کرنے میں دلچسپی نہیں لی۔

مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں غیر معمولی اضافے کے باوجود جولائی تا یکم مارچ مالی سال

<sup>23</sup> اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2008ء کے بعد سے تھی بولی کے نزخوں میں اضافہ نہیں کیا ہے کیونکہ ٹریڈری بلز کی تھی بولی کے نرخ اور ڈسکاؤنٹ ریٹ میں تفرق کم ہو گیا ہے۔

<sup>24</sup> یہاں اس بات کا خیال رہے کہ جدولی بینکوں میں یکم مارچ 2008ء تک حکومتی امانتیں بڑھ کر 26.2 ارب روپے ہو گئی ہیں۔ چونکہ بینکاری نظام سے میزانیہ قرض گیری کی وضاحت خالص معنوں میں لی جاتی ہے اس لیے ان امانتوں کی وجہ سے مجموعی میزانیہ قرض گیری پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

شکل 4.7: ٹی بلز کی پلا میاں (عرصیت کا خالص)



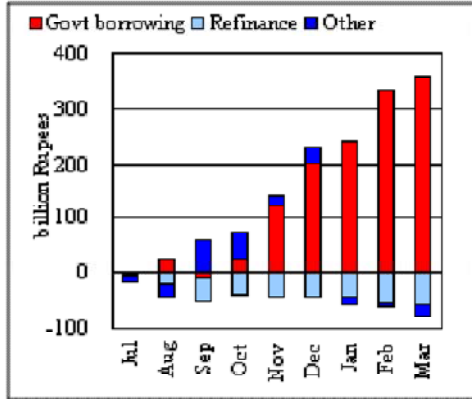
2008ء کی مدت کے دوران زر بنیاد کی نمونہ ہو کر 11.3 فیصد پر آگئی جبکہ مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ 15.5 فیصد کی خاطر خواہ بلند سطح پر رہی تھی (دیکھئے شکل 4.8)۔ یہ نو مالکاری اسکیم کے تحت قرضوں کی خالص واپسی، اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثہ جات میں تیزی سے کمی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار زر کے سودوں میں سیالیت جذب کرنے کی بلند سطح کے باعث ممکن ہو سکا ہے (دیکھئے جدول 4.3)۔

#### 4.2.3 نجی شعبے کا کریڈٹ (خالص)<sup>25</sup>

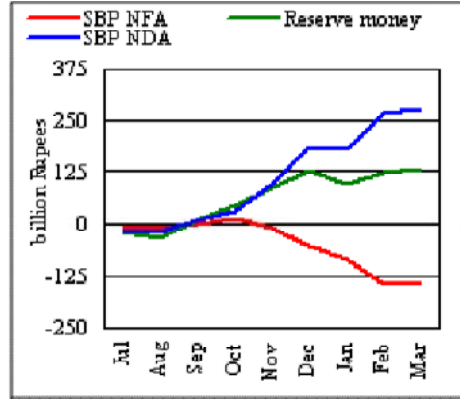
جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران نجی شعبے

کے قرضہ جات کی نمونہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ رہی ہے (دیکھئے جدول 4.4) تاہم اس میں معمولی فرق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں<sup>26</sup> اور آئی پی پیز<sup>27</sup> کی قیمتوں کے تصفیے میں تاخیر کے باعث جاری سرمائے کی طلب متاثر ہوئی ہے تاہم اس کے

شکل 4.8: اے: اسٹیٹ بینک کے این ڈی اے کے اے کے اے (جولائی تا یکم مارچ)



شکل 4.8: الف: زر بنیاد کی گردش (مجموعی جولائی تا یکم مارچ 08ء)

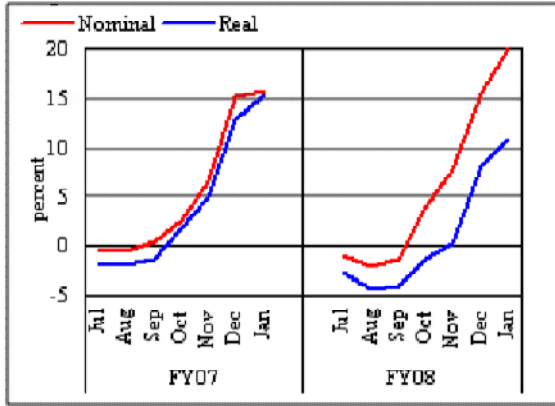


<sup>25</sup> نجی شعبے کے قرضہ جات کا رپورٹ شعبے کے لیے بینکوں کی سرمایہ کاری اور قرضوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ نجی شعبے کے قرضہ جات کے متعلق اعداد و شمار جاری جائزے پر مبنی ہیں جس میں جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

<sup>26</sup> حکومت تیل کی بازار کارکنیوں کو تیل کی قیمتوں کا تفرق (تیل کی عالمی قیمتوں اور ملکی صارفین کی قیمتوں کے درمیان) فراہم کر رہی ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں کے دوران قیمتوں میں تفرق کے تصفیے میں تاخیر کے باعث نقد قومات کا مسئلہ پیدا ہونے سے تیل فروخت کرنے والی کمپنیوں کو (حکومتی ضمانت کے برخلاف) بینکاری نظام سے قرض گیری کرنی پڑی ہے۔ تیل کی ان کمپنیوں کو دی جانے والی کل رقم (جو 33 ارب روپے ہے) 27 ارب روپے سرکاری شعبے کی ایک کمپنی کو دیئے گئے ہیں، جسے نجی شعبے کے قرضہ جاتی اعداد و شمار میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

<sup>27</sup> آئی پی پیز اور واپڈا کے درمیان قیمتوں کے تصفیے میں تاخیر کے نتیجے میں ان کے لیے جاری سرمائے کی طلب میں اضافہ ہو جائے گا۔

شکل 4.9: جاری سرمائے کے قرضوں کی مجموعی نمو



نقصان دہ اثرات مرتب نہیں ہوئے کیونکہ مطابقت کردہ قرضہ جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء میں 11.2 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا ہے۔<sup>28</sup>

نئی شعبے کے قرضہ جات پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے قرضوں کی پیکداری کی اہم وجہ خام مال کی قیمتوں (ملکی اور عالمی منڈیوں دونوں میں) میں ہونے والا اضافہ ہے، جس سے کارپوریٹ شعبے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔ یہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران متعدد صنعتوں (جیسے خوردنی تیل، سیمنٹ،

جدول 4.4: نئی شعبے کے قرضے کی نمو

نئی صد	م 07ء	م 08ء
نئی شعبے کا قرضہ	11.2	11.7
منفی گردش قرضہ جات کے اثرات	11.2	11.2
کاروباری شعبے کے قرضے	13	13.7
جاری سرمایہ	14.6	19.6
معیینہ سرمایہ کاری	6.7	0.5
تجارتی قرضہ جات	19.9	21.0

☆ یہ اعداد و شمار جولائی تا جنوری کی مدت کے ہیں

چاولوں کی پروسیسنگ اور تعمیرات) میں جاری سرمائے کی بلند نمو سے بھی ظاہر ہے، جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کی نسبت زیادہ ہے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران جاری سرمائے کی حقیقی اور نامیہ طلب کے درمیان وسیع تفریق سے بھی نئی شعبے کے قرضہ جات پر خام مال کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.9)۔<sup>30</sup>

متعدد صنعتوں میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب میں اعتدال دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 4.10)۔ تاہم ضروری نہیں ہے کہ اس کا مطلب اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی لیا جائے کیونکہ (الف) سیمنٹ، تعمیرات اور ٹیکسٹائل کے شعبوں کے لیے معینہ سرمایہ کاری کی طلب میں اعتدال سے اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے کہ یہ صنعتیں پہلے ہی حالیہ برسوں کے دوران اپنی سرگرمیوں کو توسیع دے چکی ہیں اور (ب) کچھ صنعتیں اپنے توسیعی منصوبوں کی مالکاری دیگر ذرائع سے کر رہی ہیں، جیسے کہ غیر ملکی کرنسی کے قرضہ جات (ٹیلی کام وغیرہ)، غیر ملکی سرمایہ کاری (ٹیلی کام، کیمیکل) اور مقامی منڈی میں قرضہ جاتی وثیقہ جات کا اجرا (کیمیکل، سیمنٹ، ریٹیل اسٹیٹ اور جہاز سازی) کیا جا رہا ہے۔ جبکہ توانائی اور ریفرنسز کے شعبوں میں بھی معینہ سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافے کی توقع ہے۔<sup>31</sup>

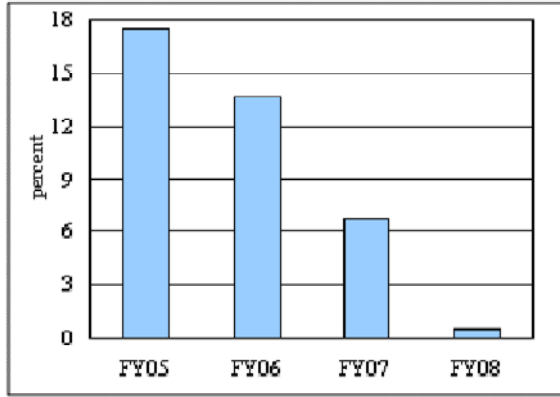
<sup>28</sup> واقعاتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ واپڈاک کے ساتھ قیمتوں کے تصفیے میں تاخیر کے باعث کچھ ریفرنسز کی قرضوں کے لیے بلند طلب متاثر ہوئی ہے۔ تاہم ریفرنسز کی جانب سے جاری سرمائے کی طلب میں اضافے کو اعداد و شمار کی کمی کے باعث ایڈجسٹ نہیں کیا جاسکتا۔

<sup>29</sup> اس میں تجارتی مالکاری اور جاری سرمائے کے قرضہ جات شامل ہیں۔

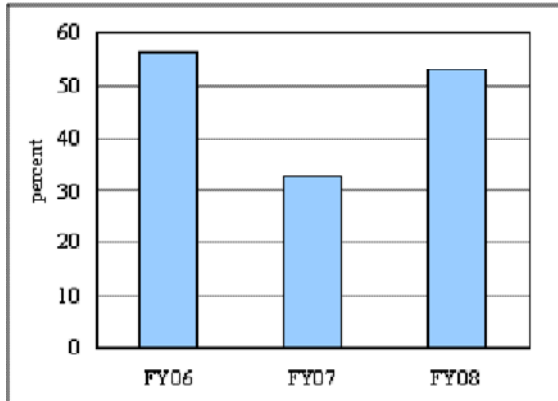
<sup>30</sup> جاری سرمائے کے قرضہ جات میں غیر غذائی غیر توانائی گروپ کے قرضوں کی قیمت کی وجہ سے کمی ہوئی ہے۔

<sup>31</sup> یہ توقع ہے کہ توانائی کے منصوبوں کی مالیاتی بندش آئندہ مالی سال تک جاری رہے گی اور اس کی کچھ ریفرنسز اپنی توسیع کے لیے بینکاری شعبے سے فنڈز اکٹھا کریں گی۔

شکل 4.10: معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی نمو (جولائی تا جنوری)



شکل 4.11: پانچ بڑے بینکوں میں قرضوں کا ارتکاز (جولائی تا یکم مارچ)



یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ نجی شعبہ اب پہلے سے زیادہ قرضہ جاتی تمسکات جاری کر رہا ہے (نجی طور پر جاری کردہ صکوک اور میعادہ مالکاری وثیقہ جات)۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجی شعبے کو قرضوں کی وافر مقدار میں فراہمی کے بجائے غیر بینکی مالی ادارے بعض صورتوں میں بینکی قرضوں کا متبادل ثابت ہو رہے ہیں۔ اس سے مجموعی قرضوں کی فراہمی نے بینکوں کے نظام کو متاثر کیا ہے۔

یہ امر بھی دلچسپی کا باعث ہے کہ قرضے جاری کرنے کی سرگرمیوں کا بڑا حصہ بینکوں تک ہی مرکوز ہے۔ یہ بات جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اضافی قرضوں کے اجراء میں پانچ بڑے بینکوں کا حصہ بڑھنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.11)۔<sup>32</sup> اس سے قرضوں اور امانتوں کے تناسب کی پست سطح کی عکاسی ہوتی ہے، بالخصوص وہ بڑے بینک جن کے پاس مزید قرضے فراہم کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ دوسری جانب کچھ بینک قرضے جاری کرنے میں احتیاط سے کام لے رہے ہیں جس کی اہم وجوہات میں (الف) ڈوبے ہوئے قرضوں کی بازیابی کے بڑھتے ہوئے مسائل اور قرضوں کی معافی، بالخصوص صارفی قرضوں میں (ب) مطلوبہ سرمائے کی حدود مقرر کرنا (چند چھوٹے بینکوں نے اپنے کفایت سرمایہ کی حدود میں رہنے میں کے لیے قرضوں کے جارحانہ اجراء میں کمی کر دی ہے) شامل ہیں۔

### 33 نجی شعبے کے قرضے (خالص)

جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 11.9 فیصد کی نمو دیکھی گئی ہے۔ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران

<sup>32</sup> بینکوں کی درجہ بندی ان کے اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

<sup>33</sup> یہ حصہ نجی شعبے کے قرضہ جات کے اعداد و شمار پر مشتمل ہے، جس کی درجہ بندی بین الاقوامی صنعتی معیارات کے تحت کی گئی ہے۔ اس میں جنوری 2008ء تک کے دستیاب اعداد و شمار کو استعمال کیا گیا ہے۔ مذکورہ اعداد و شمار اور زری جائزے میں بیان کردہ قرضہ جاتی اعداد و شمار میں یکسانیت نہیں پائی جاتی کیونکہ مؤخر الذکر میں نجی کاروباری شعبے کی ایکوینیٹی میں بینکوں کی سرمایہ کاری کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

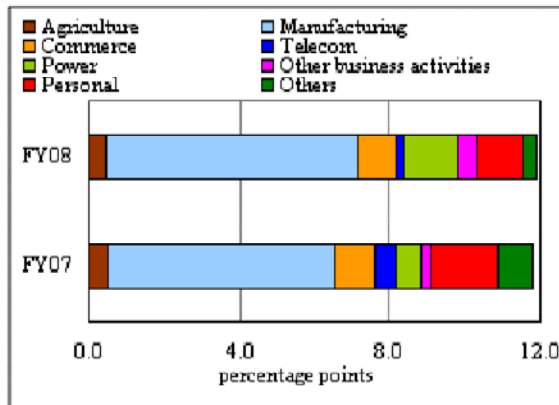
بھی اس کی نمو اسی سطح پر رہی تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔ جدول 4.5 نجی شعبے کے قرضہ جات (جولائی تا جنوری) فی صد نمو

م 08ء	م 07ء	1۔ نجی شعبے کے کاروبار
13.7	13.0	الف۔ زراعت
6.9	7.2	ب۔ اشیا سازی
14.7	12.9	ٹیکسٹائلز
19.1	8.1	کانخوار مصنوعات
20.0	55.6	کیمیائی کھاد
-0.8	20.8	سینٹ
3.2	14.6	خور دنی تیل
8.5	7.5	لوہا اور فولاد
26.0	56.7	چاول کی پروسیسنگ
74.9	26.4	ج۔ بجلی گیس اور پانی
73.9	63.9	د۔ تعمیرات
19.4	24.2	و۔ تعمیرات
10.8	11.0	د۔ کامرس و تجارت
5.7	17.3	ز۔ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
11.8	6.6	ح۔ ریل اسٹیشن، کراپ و کاروباری سرگرمیاں
-20.4	15.5	2۔ ذاتی
6.7	10.0	صارفی ماکاری
6.6	10.4	نجی شعبے کے قرضہ جات
11.9	11.8	

اشیا سازی، توانائی اور دیگر نجی کاروبار کا خالص قرضوں کی نمو میں بڑا حصہ رہا ہے، تاہم جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں ٹیلی کام، تعمیرات، ذاتی اور دیگر شعبوں کا نجی شعبے کے قرضوں میں حصہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم رہا ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔<sup>34</sup>

توانائی کے شعبے میں جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران قرضوں کی طلب (جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری دونوں کے) میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ واپڈا کی جانب سے آئی پی پیز کو قومات کی ادائیگی میں تاخیر سے جاری سرمائے کے قرضہ جات بڑھ گئے جبکہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں سے نجی شعبے میں توانائی کے منصوبوں میں گنجائش کو بڑھانے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

شکل 4.12: نجی شعبے کے قرضوں کی نمونہ حصہ

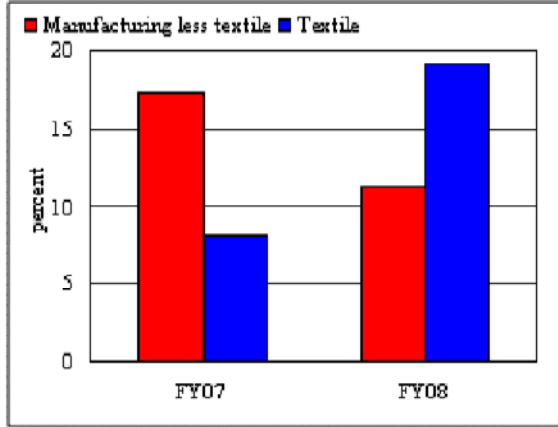


#### اشیا سازی

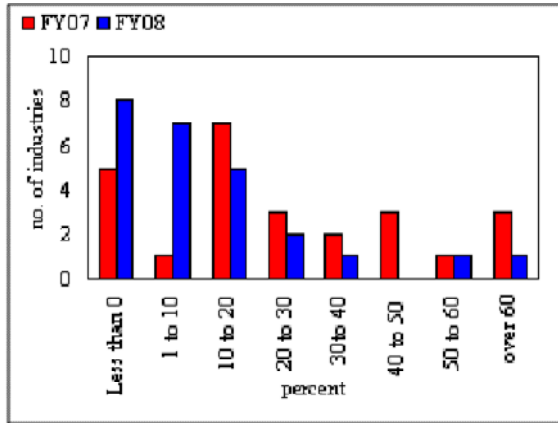
جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران اشیا سازی کے شعبے کو دیے گئے قرضوں کی نمو بڑھ کر 14.7 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ 12.9 فیصد تھی۔ اس بلند نمو کا اہم سبب ٹیکسٹائل کے شعبے کو دیے گئے قرضے ہیں۔ اگر ٹیکسٹائل کی صنعت کے قرضوں کو منہا کر دیا جائے تو اشیا سازی کے شعبے میں قرضوں کی نمو میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.13)۔

<sup>34</sup> دیگر شعبوں میں کاروباری شعبوں کے قرضہ جات کو شامل کیا گیا ہے، جنہیں یہاں الگ سے بیان نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ اس زمرے میں شامل بعض قرضہ جات کی از سر نو درجہ بندی کی گئی ہے، اس لیے جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران اس میں تیزی سے کمی کارخانہ رہا ہے۔

شکل 4.13: اشیاء سازی شعبے کے قرضوں کی نمو



شکل 4.14: غیر ٹیکسٹائل شعبے کے قرضہ جات کی نمو



#### غیر ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے

غیر ٹیکسٹائل شعبے کے قرضوں میں سست روی وسیع البیناد رہی ہے۔ اس کا اہم سبب معینہ سرمایہ کاری قرضوں اور جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کا پست ہونا ہے (دیکھئے شکل 4.14)۔<sup>35</sup> تاہم غیر ٹیکسٹائل شعبوں کے تجارت سے متعلقہ قرضوں کی نمو میں جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران اضافہ ہوا ہے، جس سے زیر جائزہ مدت کے دوران تجارتی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

خوردنی تیل،<sup>36</sup> فولاد، گھریلو استعمال کی مشینری اور یونگ ملبوسات کے شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضوں کی سست روی سے جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران ان شعبوں میں مایوس کن صنعتی سرگرمیوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ کیمیائی کھاد کے شعبے میں جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی کی بڑی وجہ قدرتی گیس کی قیمتوں کا کم ہونا ہے۔<sup>37</sup>

پیٹرولیم مصنوعات کی ریفاؤننگ کے شعبے کے لیے جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو میں بھی کمی واقع ہوئی ہے لیکن جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران اب بھی یہ 87 فیصد کی مستحکم سطح پر ہے۔ اس کی وجہ اوایم سیز کے قیمتوں کے تصفیے میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ متعدد صنعتوں

میں جاری سرمائے کے قرضہ جات کی طلب میں اضافہ ہوا ہے مثلاً چاول کی پروسیسنگ، ادویات، برقی تقسیم اور اس کے کنٹرول کا نظام، سپینٹ اور کاغذ کی صنعت شامل ہیں۔ چاول کی پروسیسنگ کے شعبے میں جاری سرمائے کی طلب کے بڑھنے کی اہم وجہ اندرون ملک چاول کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔<sup>38</sup> ادویات میں طلب کی بلند سطح کا سبب حکومت کی جانب سے خام مال کی درآمدات پر ڈیوٹی کے خاتمے کی وجہ سے

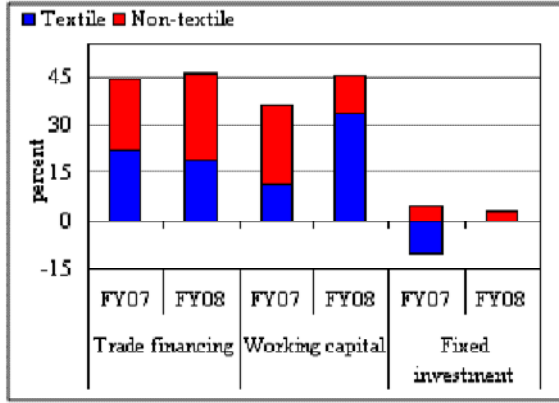
<sup>35</sup> جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران متعدد صنعتوں کی جانب سے خالص رقومات کی واپسی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.14)۔

<sup>36</sup> چونکہ پاکستان خاصی بڑی مقدار میں خوردنی تیل درآمد کرتا ہے، اس لیے ملکی صنعت خوردنی تیل کی عالمی قیمتوں میں تبدیلیوں سے متاثر ہوتی ہے۔

<sup>37</sup> جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء گیس کی قیمتوں میں 9.3 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال اس میں 24.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

<sup>38</sup> جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران مختلف زمروں کے چاول کی خوردہ قیمتوں میں او۔سٹاک 42 تا 58 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

شکل 4.15: اشیاء سازی شعبے کے قرضوں کی تقسیم بلحاظ مقاصد



جدول 4.6: کپاس کے قرضہ جات پر قیمتوں میں اضافے کے اثرات (جولائی تا جنوری)

رقم ارب روپے میں: پیداوار ارب کلوگراموں میں

کپاس کی اسپننگ کے شعبے کو دیئے گئے قرضہ جات	خام کپاس کی پیداوار	خام کپاس کی قیمتوں میں فی صد تبدیلی	کپاس کی اسپننگ کے شعبے
7.3	13.0	4.3	م 07ء
33.4	12.8	26.1	م 08ء

پیداوار میں ہونے والا اضافہ ہے۔<sup>39</sup> متعدد صنعتوں میں معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں میں کمی کے اہم اسباب میں (1) کچھ شعبوں میں بھاری رقومات کی واپسی (گزشتہ چند برسوں کے دوران گنجائش کو بڑھانے کے لیے خاطر خواہ ادائیگی کے باعث، سینٹ کے شعبے میں خالص واپسی متوقع تھی) اور (2) بینکوں کے منگے قرضوں کو مقامی بانڈز کے اجرا میں بدلنا (کاغذ کے ایک بڑے مینوفیکچرر کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کا ایک قرضہ جاتی وسیعے میں تبدیل) شامل ہیں۔

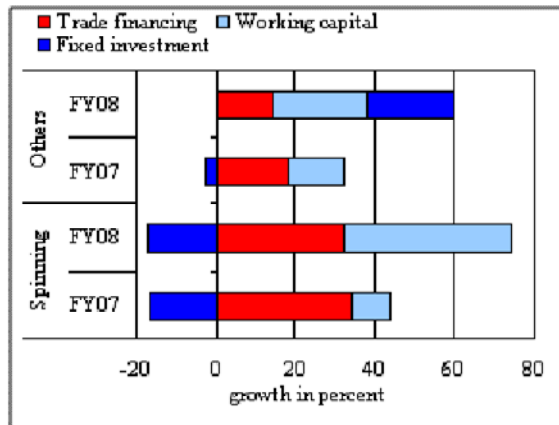
#### ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے

جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کے قرضوں میں سب سے زیادہ اضافہ اسپننگ کی صنعت میں ہوا ہے۔<sup>40</sup>

جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں اسپننگ کی صنعت (دیکھئے شکل 4.16) میں 42.1 فیصد کا متاثر کن اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جبکہ یہ

گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران 9.8 فیصد رہا تھا، جس سے مقامی خام کپاس کی قیمتیں بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے جدول 4.6)۔

شکل 4.16: ٹیکسٹائل شعبے کے قرضہ جات



ٹیکسٹائل شعبے کے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی واپسی ہوئی ہے، جو کہ ٹیکسٹائل وپرن 2005ء کے تحت لیے گئے تھے۔ تاہم نومبر اور دسمبر 2007ء کے ماہانہ رجحانات معینہ سرمایہ کاری کے لیے طلب میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہاں یہ امر دلچسپی کا باعث ہے کہ مذکورہ دونوں مہینوں کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔

<sup>39</sup> تفصیلات کے لیے بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا حصہ 2.2 دیکھیں۔

<sup>40</sup> برآمدات کی طلب میں کمی کے نتیجے میں ٹیکسٹائل صنعت کی مایوس کن کارکردگی کے باوجود یہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کے تجارت سے متعلقہ قرضہ جات کم ہو کر 19.3 فیصد ہو گئے ہیں جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں یہ 22.4 فیصد رہے تھے۔ درحقیقت ویوٹیک صنعت کی قابل ذکر نمونہ تجارتی قرضوں کی مجموعی سست روی کا باعث بنی ہے۔ اگر ہم ویوٹیک کے ذیلی شعبوں کو منہا کر دیں تو جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء کے دوران تجارتی مالکاری کے لیے قرضوں کی نمو 24.2 فیصد کی مستحکم سطح پر رہی ہے جو کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں 15.7 فیصد رہی تھی۔

#### تعمیرات

جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں تعمیرات کے شعبے کو قرضوں کی نمو کم ہو کر 19.4 فیصد پر آ گئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران یہ 24.2 فیصد رہی تھی۔ نئے منصوبوں کی مالکاری کے لیے نجی طور پر صکوک کے اجراء کی وجہ سے اس شعبے میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب میں کمی واقع ہوئی ہے۔

اس کے برعکس جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں جاری سرمائے کی ضروریات میں 32.4 فیصد کا قابل ذکر اضافہ ہوا ہے جو کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2007ء میں 20.5 فیصد رہا تھا۔ مکانات کی طلب کا بڑھنا اور تعمیرات کے لیے مقامی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ بھی جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافے کا باعث بنا ہے۔

جدول 4.7 صارفی قرضہ جات میں نمو (جولائی تا جنوری)			نی صد
صارفی قرضہ جات			جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں صارفی قرضوں کی
م 08ء	م 07ء	رہن قرضے	نموست روی کا شکار ہو کر 6.6 فیصد ہو گئی ہے جبکہ یہ
17.6	15.5	کرڈٹ کارڈز	گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 10.4 فیصد رہی
6.9	19.2	کار مالکاری	تھی (دیکھئے جدول 4.7)۔ رہن مالکاری کے علاوہ
6.0	8.0	ذاتی قرضہ جات	صارفی قرضہ جات کے تمام شعبوں میں کمی ہوئی ہے۔ <sup>41</sup>
3.0	7.9	صارفی قرضہ جات	کار مالکاری کی نمو میں کمی کی اہم وجوہات میں (1) مقامی
6.6	10.4		کاروں کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کاروں کی طلب کا کم ہونا اور (2) بازیابی کے مسائل کے باعث بینکوں کا قرضوں کے اجرا میں محتاط

روہ اختیار کرنا (حتی کہ ایک بینک نے کار مالکاری کی اسکیم ترک کر دی ہے) شامل ہیں۔ اس کے برعکس رہن مالکاری میں 17.6 فیصد کی شاندار نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 15.5 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔

#### نجی طور پر جاری کردہ صکوک بانڈز میں بینکوں کی سرمایہ کاری

قرضوں کی فراہمی کے علاوہ بینک اب نجی شعبے کے قرضہ جاتی وثیقہ جات میں بھی سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ جیسا کہ جدول 4.8 سے ظاہر ہے کہ

<sup>41</sup> بینکوں کی جانب سے قرضہ جاتی اطلاعات بیورو کے اعداد و شمار کا استعمال بھی صارفی قرضوں میں سست روی کی ایک اہم وجہ ہے۔



جدول 4.8: نجی فہرستی صکوک کا اجرا (جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء)

شعبے	رقم	واپسی	مقصد
ایئر ٹرانس	2,550	ہاں	منصوبہ جاتی مالکاری
کافد	3,500	ہاں	
شکر	500	ہاں	
کیمیکل	9,500	ہاں	
سینٹ	10,500	ہاں	
ٹیکسٹائل	650	ہاں	
ریئل اسٹیٹ	3,000	ہاں	
تیل و گیس	5,000	ہاں	
واپڈا	8,000	ہاں	
جہاز رانی	4,000	ہاں	

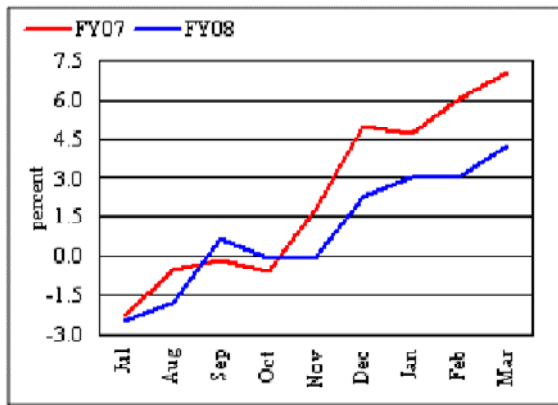
ماخذ: بینک اور بینشفریز

جولائی 2007ء اور اس کے بعد سے تقریباً 47 ارب روپے مالیت کے صکوک نجی شعبے کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں۔<sup>42</sup> اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ مجموعی طور پر قرضوں کی طلب برقرار رہی ہے تاہم ان کا بینکوں کے قرضوں پر انحصار کم ہو گیا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ قرضہ جاتی وثیقہ جات میں کی جانے والی سرمایہ کاری میں بینکوں کا بڑا حصہ ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ غیر بینکی مالی ادارے بھی ان وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔

مزید برآں اسلامی بینکوں کے لیے صکوک کے پرکشش ہونے کے باوجود (کیونکہ یہ شریعت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں) اس کے ابتدائی اجرا میں اسلامی بینکوں کا حصہ روایتی بینکوں کے مقابلے میں خاص کم رہا ہے۔

شکل 4.17: مجموعی امانتوں کی نمو



مالکاری قرضہ جات کے ذرائع<sup>43</sup>  
**جدول 4.9:** کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا یکم مارچ مالی سال 2008ء کے دوران امانتوں کی پست نمو کے نتیجے میں اضافی قرضہ جات اور امانتوں کے تناسب میں اضافہ ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔ اس طرح بینکوں نے قرضوں کی مستحکم نمو کے لیے غیر امانتی ذرائع پر انحصار کیا ہے۔<sup>44</sup> اس ضمن میں زیر جائزہ مدت میں موثر مطلوبہ نقد محفوظ میں کمی اور بینکوں کی جانب سے حکومتی وثیقہ جات<sup>45</sup> میں سرمایہ کاری سے گریز کرنے سے بھی کسی حد تک

<sup>42</sup> ان معلومات کو ان کے جزوی دائرہ کاری و وجہ سے احتیاط کے ساتھ پڑھا جانا چاہیے۔ کیونکہ: (الف) کسی بھی ایک ضوابطی ادارے کی جانب سے نجی طور پر جاری کردہ صکوک کا کوئی ریکارڈ مرتب نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس بات کا امکان ہے کہ کسی اجرا کو یہاں درج نہ کیا گیا ہو (ب) یہ معلومات ایسے بینکوں سے حاصل کی گئی ہیں جنہیں اس کے لین دین کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس وجہ سے کسی بھی غیر بینکی مالی ادارے کی جانب سے مبادی مالکاری صکوک کے لین دین کو ان اعداد و شمار میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

<sup>43</sup> یہ حکومتی امانتوں کو منہا کرتے ہوئے صرف زری جائزے کی امانتوں پر مبنی ہے۔

<sup>44</sup> نظری طور پر بینکوں کی ایکویٹی کو غیر امانتی ذرائع سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بینک حکومتی اور نجی سرمایہ کاری وثیقہ جات کے ذریعے بھی اپنی سرمایہ کاری کو سیال پذیر بنا سکتے ہیں۔

<sup>45</sup> مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں اضافے کے باعث بینکوں کے لیے دستیاب سیالیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

قرضوں میں توسیع کے لیے رقومات کے ذرائع کی جدول 4.9 اضافی قرضہ جات اور امانتوں کا تناسب (جولائی تا دسمبر) وضاحت ہوتی ہے۔

ارب روپے	اضافہ		
	امانتیں	قرضہ جات	تناسب (فی صد)
میں 2006ء	183.7	294.7	160.6
میں 2007ء	188.6	195.5	103.7
میں 2008ء	137.1	302.7	220.8

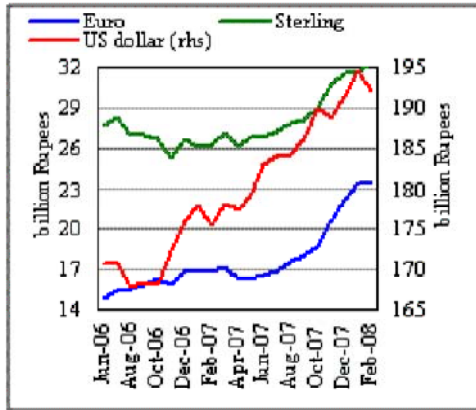
4.3 امانتیں جمع کرنا<sup>46</sup> امانتوں کی مجموعی نمو جولائی تا فروری مالی سال 2007ء کے 6.4 فیصد سے کم ہو کر جولائی تا فروری مالی سال 2008ء میں 4.2 فیصد ہو گئی (دیکھئے جدول 4.10)۔ نمو میں یہ کمی دیگر<sup>47</sup> امانتوں کے زمرے میں ہوئی ہے۔

جدول 4.10 شعبہ دار امانتوں کی نمو (جولائی تا جنوری)			
میں 07ء		میں 08ء	
نمو	حصہ	نمو	حصہ
4.4	4.2	4.1	3.8
50.6	0.4	18.6	0.3
41.1	1.8	3.6	0.2
6.4		4.2	

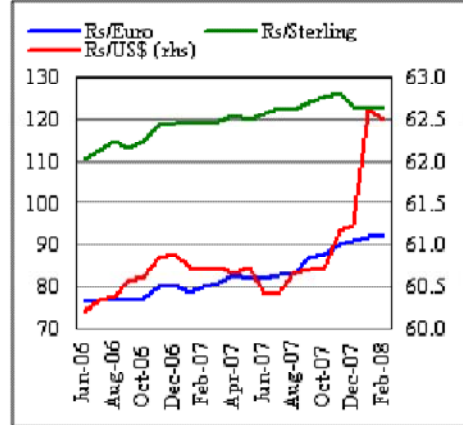
☆ نمو میں فیصدی درجہ

اگر صارفین کی امانتوں کا کرنسی کے لحاظ سے جائزہ لیا جائے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں صارفین کی دلچسپی بڑھ گئی ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔ اس طرح غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور امریکی ڈالر میں

شکل 4.18 ب: ایف سی ایز میں کرنسی کے اجزائے ترکیبی

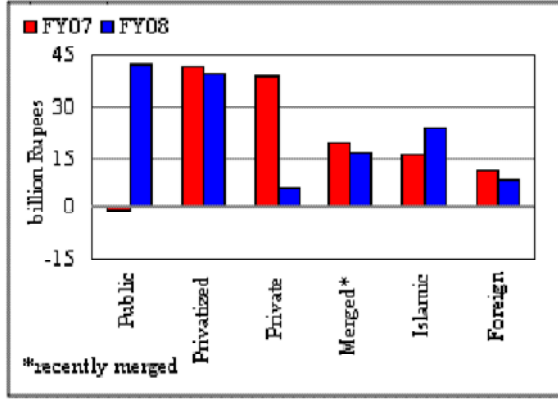


شکل 4.18 الف: شرح مبادلہ کی حرکت پڑی



<sup>46</sup> اس حصے میں حکومتی امانتوں سمیت تمام صارفی امانتوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ امانتیں ماکاری قرضہ جات کے ذرائع کے ذیلی حصے میں بیان نہیں کی گئی ہیں۔  
<sup>47</sup> دیگر امانتوں میں زیادہ تر مارجن یا قرضہ جاتی مراسلے (ایل بی ز)، ضمانتوں پر مارجن، بلا دعویٰ منافع مقسمہ، قابل ادائیگی منافع مقسمہ، بیکورٹی امانتیں اور دیگر متفرق وجہات شامل ہیں۔

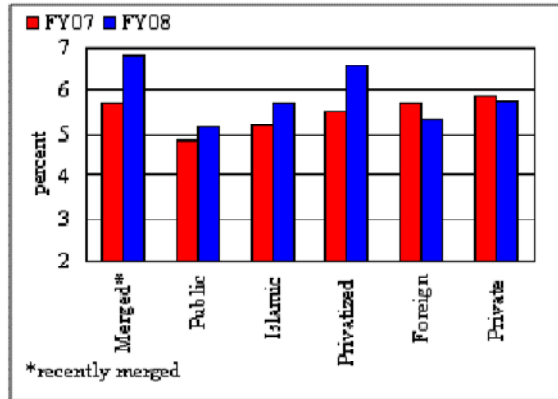
شکل 4.19: امانتوں کی گروپ وار تقسیم (جولائی تا فروری)



امانتیں جمع کرانے کا رجحان غالب رہا ہے۔ ان غیر ملکی کرنسیوں میں جولائی تا فروری مالی سال 2007ء کی نسبت جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران قابل ذکر نمو دیکھی گئی ہے۔

مزید برآں، امانتوں کی بینک وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری اور اسلامی بینکوں کے علاوہ بینکاری گروپ کے دیگر تمام زمروں کی امانتوں میں جولائی تا فروری مالی سال 2008ء کے دوران گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.19)۔ زیادہ تر بینکوں کی جانب سے امانتوں کے نرخوں میں اضافے کے باوجود یہ کمی ریکارڈ کی گئی ہے (دیکھئے شکل 4.20)۔ اس کے برعکس ایک ملکی نجی بینک (جو چھوٹے ملکی بینکوں کے زمرے میں شامل ہے) کی امانتوں میں سست روی کا اہم سبب سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز اور کارپوریٹ سیکٹر کی جانب سے اپنی امانتوں کو نکالنا ہے۔

شکل 4.20: گروپ وار امانتوں کی شرح (اوسط اضافی) جولائی تا جنوری



سرکاری بینکوں کی امانتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ ایک بڑے سرکاری بینک میں حکومت اور سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز کی امانتوں میں ہونے والا خاطر خواہ اضافہ ہے۔